شیخی خورا

ایک آدمی نے قریب قریب ساری دُنیا کا سفر کیا تھا۔ وہ جہاں بیٹھتا کوئی نہ کوئی من گھڑت قِصّہ ضرور سُناتا۔

کبھی کہتا "میں نے ایک دِن پانچ سو میل پیدل سفر کیا۔ میرے ساتھی پیچھے رہ گئے۔ ساتھیوں کا کیا ذِکر اُس سفر میں گھوڑے بھی میرا ساتھ نہ دے سکے۔

کبھی کہتا "جب میں دُنیا کا سفر کر رہا تھا تو پچّاس آدمیوں کا کھانا اکیلا کھا لیتا تھا۔" غرض اِسی طرح مُدّت تک شیخی بگھارتا رہا۔

ایک روز اُس نے بہُت سے آدمیوں کے سامنے کہا "جب میں پردیس میں تھا تو ایک روز میں نے اِتنی لمبی چھلانگ ماری کہ بس کچھ نہ پُوچھو۔ کیا بتاؤں سارے آدمی اُس چھلانگ کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اُس سے پہلے اُنھوں نے اِتنی لمبی چھلانگ مارتے کبھی کسی کو نہ دیکھا تھا۔ اگر اِس وقت وہ لوگ یہاں ہوتے تو تم اُن سے پُوچھ سکتے تھے۔"

سُننے والوں میں سے ایک آدمی کو غصّہ آ گیا۔ اُس نے جل کر کہا۔ "جناب، اُن آدمیوں کو یہاں تک آنے کی تکلیف دینا بے کار ہے۔ میرے خیال میں آپ اِس شہر کو پردیس سمجھ لیں۔ اور اسی طرح ایک چھلانگ لگا کر دِکھائیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ سب حال ابھی معلوم ہو جائے گا۔"

یہ سُن کر شیخی خورا بہت شرمایا اور اپنا سا مُنھ لے کر رہ گیا۔ اُس کے بعد اُس نے شیخی مارنا چھوڑ دیا۔